اخبار نور افشاں لودیانہ

وہ حقیقی نور تھا جو آنے کے دنیا میں ہر ایک شخص کو روشن کرتا ہے

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۷ | مطبوعہ ۱۴ - فروری ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۷

نور افشاں

مطبوعہ ۱۴ - فروری ۱۸۸۹ء

ضروری اطلاع

چونکہ پادری سی - بی نیوٹن صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس و ایڈیٹر نور افشاں اپنے وطن مالوفہ ولایت امریکہ کو تشریف لئے جاتے ہیں اسواسطے اطلاع دی جاتی ہے کہ آئندہ ہر ایک قسم کی خط و کتابت خواہ متعلق پریس یا اخبار اور منی آرڈر وغیرہ پادری ڈبلیو کالڈر ووڈ صاحب کے نام جو اُنکے بجائے تشریف لائے ہیں - بھیجنے چاہئے -

---

تصحیح گذشتہ ہفتہ الہام کے مضمون صفحہ ۳ کالم اوّل سطر ۲۲ میں تہتیر کے بجائے تطہیر پڑھنا چاہئے -

---

پٹنہ کے مجسٹریٹ مسٹر کوبن کا فیصلہ جو اُنہنے ایک عیسائی لڑکی کی نسبت دیا تھا - مس ابراہیم کی درخواست پر کلکتہ ہائی کورٹ نے اپنے اں طلب فرمایا اور کہا کہ درحقیقت مسٹر کوبن کی کارروائی خلاف قانون ہے -

---

غور طلب - ہمارا کوئی قایم رہنیوالا شہر یہاں نہیں - ہم تو اُس شہر کو جو آنیوالا ہے - ڈھونڈتے ہیں بھلائی اور سخاوت کرنی نہ بھولو - اِس لئے کہ خدا ایسی قربانیوں سے خوش ہوتا ہے - عبرانی ۱۳ باب ۱۴ و ۱۶

ہمارے نامہ نگار

عموماً جب کسی کو پوچھو کہ کہئے جناب کیا خبر ہے۔ بہت دنوں بعد دکھائی دئے۔ تو یہی جواب ملتا ہے کہ۔ فرصت نہیں۔ کام بہت رہتا ہے۔ بعض موقعہ تو یہہ جواب بالکل ٹھیک اور درست ہوتا ہے۔ مگر اکثر موقعہ صرف کہنے کی بات۔ اور عادت کے موافق ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ جو کام والے لوگ ہیں انہیں اکثر کم فرصت ہوتی ہے اپنے ہی فرائض اور ڈیوٹی سے انہیں سر کھجلانے کی فرصت نہیں ہوتی۔ ایسوں کے لئے تو یہہ واجبی اور معقول عذر ہو سکتا ہے۔ مگر ایسے بھی لوگ ہیں کہ جو اپنے فرصت کے وقت کو فضول اور واہیات باتوں میں ضایع کرتے ہیں۔ دنیوی نکمے شغلوں میں لگے رہتے ہیں ایسے لوگ خدا کی اس نعمت کو جس کا نام **وقت** ہے۔ برباد کرتے ہیں۔ اور بعضت میں خدا کے گنہگار ہوتے ہیں۔ اگر یہہ اپنے فرصت کے وقت کو کسی نیک کام میں خرچ کرتے تو کتنا کچھ نفع اور خدا کی برکت حاصل کرتے۔ ایسے فرصت کے اوقات دنیوی لوگوں کی بہتری کے واسطے خرچ کرنا چاہئے۔ مبارک ہیں وہ بندے جو اپنے آپ کو خدا کے جلال اور لوگوں کی بہتری اور عاقبت کی بہبودی کے واسطے تصدق کرتے ہیں۔

ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو کہ وقت تو رکھتے۔ طاقت بھی رکھتے۔ خدا نے انکو علم و فضل کی دولت سے مالا مال بھی کیا ہے۔ مگر پھر بھی وہ کچھ نہیں کرتے انکا عدم و جود دنیا کے لئے برابر ہے۔ دیکھئے خدا کے کلام میں کیا مرقوم ہے۔ **پس جو کوئی بھلائی کر جانتا اور نہیں کرتا اسپر گناہ ہوتا ہے** یعقوب ہے۔ ایسے گناہ سے ہر ایک کو بچنا چاہئے۔ خصوصاً مسیحیوں کو جنکے لئے یہہ تحریر کیا گیا۔ ای مسیحی بھائیو کیا کوئی آپ کے درمیان ایسا ہے جو کہ بھلائی کر جانتا ہے۔ اور پھر بھی نہیں کرتا۔ ہاں ضرور ایسے ہیں۔ دور کیوں جاتے ہو۔ ہمارے بعض مسیحی نامہ نگار ہی ایسے ہیں۔ جو کہ علم و فضل سے خدا سے بہت بڑھکر نعمتیں حاصل کرتے ہیں۔ اور جنکو دولت علم اور معلومات سے الله تعالی نے مالا مال کیا ہے۔ ان دنوں کچھ نہیں کرتے عذر یہی ہے کہ "فرصت نہیں"۔ یہہ انکا عذر ایسا معقول ہے۔ کہ جس پر کسی طرح بھی ہمکو شک نہیں گذر سکتا۔ کیونکہ انہیں سے بعضوں کی ڈیوٹی ایسی سخت ہے کہ دن رات انکو کام میں لگے رہنا پڑتا ہے۔ لیکن انہیں ہم اتنا بھی کہنے کی جرات کر سکتے ہیں۔ کہ قدرے سستی اور غفلت بھی ہے۔ شاید کوئی ہمارے نامہ نگاروں سے ہماری اس بدگمانی کے باعث ناراض ہو جائیگا ہم ادب سے انکی خدمت میں معافی مانگ کر عرض کرتے ہیں کہ اگر ہمارا یہہ کہنا خلاف واقع ہے۔ تو مہربانی سے ہمکو اس سوال کا جواب دیجئے۔ کہ

ایک عرصہ سے جو نور افشاں کا صفحہ کمیونی کیشنز (مراسلات) نظر نہیں آتا۔ اور کوئی مراسلہ معزز نامہ نگاروں اور لایق کارسپانڈنٹوں کا درج اخبار نہیں ہوتا بلکہ یہہ ہیڈنگ ہی سے رہ گیا ہے تو اسکی وجہ کیا ہے؟ کیا ایڈیٹر نے مراسلات کا ذخیرہ جمع کر لیا ہے۔ کیا وہ حاسد ہے۔ جو وہ اپنے لایق نامہ نگاروں کے عالی خیالات سے۔ ناظرین نور افشاں کو مستفیض نہیں کرنا چاہتا آپ یہہ اپنی خوشی بھی اپنے ہی پاس رہنے دیجئے۔ کیونکہ ہم نے یہہ تعلیم نہیں پائی بلکہ ہمکو یہہ سکھلایا گیا ہے۔ کہ **تم نے مفت پایا مفت دو**۔ یہہ حاسدانہ خیالات (گستاخی معاف) آپ ہی کے ہیں۔ جو کہ آپ اسقدر زحمت اور قدرت رکھکر بھی انجیل کے فیض سے لوگوں کو محروم رکھتے ہیں۔ یہہ تو آپکا کہنا بجا ہے۔ کہ آپ انجیل ہی کی خدمت سے فرصت نہیں پاتے۔ لیکن کیا آپ کو اتنا وقت بھی نہیں ملتا۔ کہ ہفتہ میں ایک گھنٹہ بیٹھکر اپنے قلم سے خداوند کا جلال ظاہر کرو۔ آپ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ پیشتر بھی تو آپ کرتے رہے ہیں صرف گذشتہ سال سے آپ نے اس غفلت کو اختیار کیا ہے۔ پچھلے دنوں کس طرح آپ اس ڈیوٹی کو پورا کرتے رہے۔ ان دنوں سچ پوچھئے تو آپکی خاموشی نے حیران کر دیا ہے۔ ہر روز ڈاک دیکھتے دیکھتے آنکھیں بھی تھک گئیں۔ مگر آپ نے آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا کہ کوئی ہماری تحریر کا منتظر ہوگا۔ مگر آپکی بلا سے۔ اخبار تو مضامین سے بھرا ہی جاتا ہے یہہ پتہ تو تب آپکو لگتا۔ کہ سادہ کاغذ اخبار کا آپکے پاس بھیجا جاتا

کان میں سنسناتی کچھ فرمائے

کیا آپ نے یہہ سمجھ چھوڑا ہے۔ کہ ایڈیٹر ہی بس اخبار کے لئے کافی ہے۔ کہیں دنیا پر ایسا ہوا بھی ہے۔ جیسے ہونے کی آپ آرزو رکھتے ہیں۔ حضرات نامہ نگار تو ایڈیٹر کے ہاتھ پاؤں ہیں۔ اگر یہہ نہیں تو ایڈیٹر بھی کچھ نہیں۔ بلکہ اسکو لولا۔ لنگڑا۔ کانا۔ سمجھئے خیال فرمائے کہ پولیٹکل اخبارات کے نامہ نگار کس زور شور سے اپنی کارروائی کر رہے ہیں۔ اور کیسے دبڑے سے اپنی ڈیوٹی پوری کر رہے ہیں اور وہ صرف اس دنیا کے واسطے۔ جو کہ فنا ہو جانے والی ہے۔ جبکہ وہ ایسی پر زور تحریروں سے فانی دنیا کی مدد کرتے ہیں۔ تو کیا آپ کا اس سے کہیں زیادہ اعلی فرض نہیں۔ کہ عالم بقا کے لئے الہیات کا اظہار کریں۔ تعجب ہے کہ آپ جان بوجھ کر غفلت کرتے ہیں۔ جاگو۔ بیدار ہو۔ سونے کا وقت نہیں دیکھئے جھوٹے ادیان کے حامی کیسے شور پشور کر رہے

ہیں۔ انکے اخبارات اور اُن اخبارات کے نامہ نگار اپنے جھوٹ کا اظہار بلباس راستی کبھی دھوندہار تحریرات سے کرکے پبلک کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اور کس کسی ڈھنگی اور جھوٹے فلسفہ سے مسیحی دین کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور وہ اخبارات کسقدر ہیں۔ افسوس ہزار افسوس آپکی خاموشی پر۔ کہ آپ مسیحی صداقتوں کو اُس نوکر کی مانند جس نے اپنے مالک کا روپیہ رومال میں باندہ کر زمین میں دبا دیا تھا۔ اپنے دلوں میں دبائے بیٹھے ہیں۔ کیا اُس سے کچھ بڑھتی ہے۔ اُس سے کیا نفع ہے۔ بلکہ گھاٹا ہی ہے۔ نہ اس کارروائی سے آپکو کچھ فائدہ نہ دنیا کو نفع۔ اے مسیحی بھائیو۔ صرف ایک اخبار آٹھ صفحے کا اور وہ بھی ہفتہ واری نور افشاں اردو زبان کا تمام ہندوستان کے لئے ہے۔ اُس کے لئے بھی ایسی سُستی یہ کسی طرح مناسب نہیں۔ کوشش کرو۔ اور غریب اڈیٹر کی امداد کو قلم اُٹھاؤ۔ انجیل کی بشارت جس طرح زبان سے ویسے ہی قلم سے بھی دو دیکھو ایک عالم ہلاکت کی طرف جا رہا ہے۔ دیکھو ہندوستان مسیح کی مخالفت کر رہا ہے۔ آپ اپنی خاموشی سے اُن مخالفوں کی ایک طرح سے امداد کر رہے ہیں۔ مشعل تیار ہے۔ تیل اپنے ہاتھوں میں لو۔

آپ ہماری تحریر کو فضول نہ سمجھئے۔ بلکہ دو چار دفع پڑھکر اُس پر غور کریں۔ اور ہماری منت پر توجہ فرماکر اپنے خداوند اور منجی کے جلال کی خاطر قلم کو نہایت مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں پکڑ لیں۔ خداوند کریم آپکو توفیق دے۔ اُمید ہے۔ کہ ہمیں اب نام بنام نامہ نگاروں کو تکلیف دینی نہ پڑیگی۔ بلکہ ہر ایک مسیح کا خادم اپنے واسطے سمجھ لیگا۔

ہم نے آپکی بہت سمع خراشی کی ہے۔ معاف فرمائیے مہربان اور نجات کے شریک سمجھکر وہ بھی عرض کی ہے۔ تھوڑی اور تکلیف فرماکر اتنا سُن لیجئے۔ کہ اگر ہمیں صرف مخالف اخباروں ہی کا جواب دینے لگے۔ تو انہی سے خلاصی مشکل ہے۔ مسیحی صداقتوں کا اظہار کون کریگا۔ آپ ہی للہ اڈیٹر کا ہاتھ بٹائیے۔

موحدین

محمدیوں میں سے کوئی صاحب ہمیں اس کا جواب دیں کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ کہ موضع سلطانونڈ متصل امرتسر میں ایک زچہ کے فوت ہو جانے پر مولوی جماعت علی شاہ موحد نے مردہ لاش کے ہاتھ پاؤں میں کیل ٹھونکے۔ جب وجہ دریافت کی گئی۔ تو اُس نے کہا کہ ”میں اِن لوگوں کا شک رفع کرتا ہوں“۔ اس کام کی اُجرت اُس نے جو لئے کیا یہہ کفر میں داخل نہیں۔ تعجب ہے کہ وہاں کے مسیحی منادی بھائی عبدالغنی پر مولوی احمد علی صاحب نے کفر کا فتویٰ لگایا۔ اور عوام کو اُس سے ملنے کی ممانعت کی اور ایسے شرک کے کام کرنیوالوں کو کچھ نہیں کہتے۔

امرتسر

میں بھائی غلام مسیح صاحب قصاب ہیں۔ جنکا کام صرف بکرے کا گوشت بیچنا ہے۔ اور اسی پر انکا گذارہ ہے۔ مسلمان اُس سے گوشت نہیں خریدتے۔ خیر وہ تو شاید نہ خریدینگے۔ مگر ہم نے افسوس سے سُنا ہے کہ مسیحی بھائی بھی اُس کی طرف کم توجہ کرتے ہیں۔ اگر یہہ حال ہے۔ تو کسطرح مسیحی دنیوی کاروبار میں ترقی کر سکتے ہیں۔ جب اپنے ہی بھائی اُس سے غافل ہیں۔ تو دوسرے کی کیا شکایت۔ غرض اُس بیچارہ کا گذارہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ ہماری اس (جسکا بند نہیں) سفارش پر جو اُس غریب مسیحی بھائی کے لئے ہے ضرور ہی امرتسر کے معزز مسیحی توجہ فرماکر امداد فرماوینگے۔

ہم بڑی خوشی سے اس خبر کو درج اخبار کرتے ہیں کہ۔ ملتان کے پادری برج لال دت صاحب اُس الزام سے بری ہوئے۔ جو اُنپر لگایا گیا تھا۔ اُنکے مقدمہ کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی معزز مسیحیوں کی ملتان میں اکٹھی ہوئی۔ جنمیں بابو سنگھی صاحب ہیڈ ماسٹر برنگ ہائی سکول بٹالہ۔ پادری لوئیس صاحب چرچ مشنری ڈیرہ غازیخاں مسٹر عبداللہ آتھم اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنشنر اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ملتان تھے۔ دور دراز اُنہوں نے نہایت فکر اور غور سے تحقیقات کی اور جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ وہ نہایت عزت سے بری ہوکر اپنے کام پر بحال ہوئے۔

انسان کی قربانی

- ہیومیدان کی تعلیم نہ معلوم کب ہندوستان سے نابود ہو گی۔ ابھی تک کہیں نہ کہیں اسکا خیال پایا جاتا ہے۔ نہ صرف خیال بلکہ افسوسناک ماجرے وقوع میں آتے ہیں چنانچہ حال کی خبر ہے کہ مدراس کے قریب شہر گنگی پٹ میں ایک ۱۲ برس کی لڑکی قتل شدہ پائی گئی۔ اُس کا سر کاٹکر اسکے پیٹ پر باندھا ہوا تھا۔ مسٹر مٹی جائنٹ مجسٹریٹ نے سخت جانفشانی سے اسکا سُراغ نکالا۔ پانچ قاتل گرفتار ہوئے ہیں جنمیں سے ایک مجرم تو کسی گاؤں کا مکھیا ہے۔ اور دو مجرم بڑے دولتمند ہیں۔ خیال کیا گیا ہے۔ اور گمان غالب ہے۔ کہ اُنہوں نے قربانی کی خاطر اُس بیچاری لڑکی کو ذبح کیا۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ ایسے دولتمند ایسی نالایق حرکت کے مرتکب ہوتے۔ دیکھئے یہہ وہ لوگ ہیں جو گائے کا ذبح ہونا گناہ سمجھتے۔ مگر انسان کو قربان کرنا دیوی کی خوشنودی اور دنیا میں سرفرازی کا باعث۔

بائبل الہامی کتاب ہے

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

الہام کی اصل ہی میں یہہ بات موضوع ہے۔ کہ خدا نے انسانی زبان میں کلام کیا۔ اور کہ انسان کو اُسکے خاص وصف کے موافق اپنا عضو کر کے استعمال کرتا ہے۔ جب وہ بچوں کے مُنہہ سے تعریف کرواتا ہے تو ضرور ہے کہ وہ بچوں کی طرح بولیں۔ ورنہ اس زبردستی کا تمام زور و لطف جاتا رہتا ہے۔ اس اعتقاد کی کوئی دلیل نہیں کہ مقدس راویوں کو الہام کی حالت میں روح کی تاثیر کا اظہار ایماندار وں میں اُسکی تاثیر تقدیس کی نسبت زیادہ تر علم ہوا کرتا تھا جسطرح ایماندار اپنے تئیں کسی کام کا کرنیوالا معلوم ہوتا ہے۔ اور حقیقتاً اپنی ذات سے کام کرتا ہے۔ ویسے ہی الہامی کاتب اپنے خیالوں کی بھرپوری سے لکھتے تھے۔ اور ایسی زبان اور محاورات استعمال کئے جو اُنکی طبیعت کے موافق اور مناسب معلوم ہوئے۔ باوجود اسکے وے روح کے بلوائے بولتے تھے اور اُنکی باتیں روح کی باتیں تھیں۔

درثبوت تعلیم مذکورہ بالا

یہہ تعریف الہام کے نوشتوں کے موافق ہے۔ اور کہ اہل الہام اسوجہ سے خدا کے عضو تھے۔ اور کہ اُنکا کلام انسانی کلام نہ تھا۔ لیکن کلام خدا تھا۔ وجوہات ذیل سے ثابت ہے۔

اولاً اس لفظ کے معنوں سے ثابت ہے۔ البتہ یہہ قابل تسلیم ہے۔ کہ الفاظ کو اُنکے تواریخی معنوں سے سمجھنا چاہیے اگر ظاہر ہو سکے کہ زمانہ رسل میں لوگ لفظ θεόπνευστος اور اُسکے ہمجنس الفاظ کو کیا معنے لگاتے تھے۔ تو وہی معنے ادا کرنے کے لیئے رسولوں نے بھی استعمال کیا۔ تمام اقوام کا یہہ اعتقاد رہا ہے کہ خدا انسان کے دل پر نہ صرف دخل اور ضبط و ربط رکھتا ہے۔ بلکہ یہہ جو اُس نے بعض اوقات خاص شخصوں پر ایسا تصرف رکھا۔ کہ اُنکو اپنی مرضی کے اظہار کا عضو بنایا! ایسے شخصوں کو یونانی θεοφόροι (تھیوفورائے) یعنے حامل خدا کہتے تھے۔ یا ἔνθεος (ان تھیوس) یعنے جنمیں خدا رہتا ہو۔ سپٹوا جنٹ میں لفظ πνευματοφόρος (پنوماٹوفوراس) اسی معنے سے مستعمل ہوا ہے۔ یوسیفس کی انٹی کٹی کتاب چوتھی دفعہ پانچ میں یہہ معنے اس فقرہ سے بیان ہوئے ہیں τῷ θείῳ πνεύματι κεκινημένος (ٹو تھیو پنیوماٹے کے کی نے مینوس) کلمات رسول پطرس اسکے موافق ہیں ὑπὸ πνεύματος φερόμενοι (ہیو پنیوماٹاس فیرومی نائے) ۲ پطرس ۱: ۲۱ اور روح کی اِسی تاثیر سے جو کچھہ لکھا جاتا ہے γραφὴ θεόπνευστος (گرافے تھیو پناس ٹاس) یعنے الہامی نوشتہ کہلاتا ہے۔ ۲ تمطاوس ۳: ۱۶ گریگوری نسا کا نتی ۷: ۴۳۔ ہمارے خداوند کی ان باتوں کا کہ پھر کس طرح داؤد روح سے اُسے خداوند کہتا ہے" حوالہ دیکر کہتا ہے۔ کہ اسلیئے کہ مقدسوں میں سے وے جو روح کی قدرت سے خدا سے معمور ہیں الہامی ہیں۔ اور اسلیئے سارا نوشتہ θεόπνευστος (تھیو نیوس ٹاس) یعنے الہامی کہلاتا ہے۔ کیونکہ تعلیم خدا کے الہام سے ہوئی۔ " پس الہام کے معنے مقرر ہوئے۔ تمام متقدمین کے قول کے موافق وہ شخص الہامی تھا۔ جو اپنے اقوال کی نسبت عضوئے خدا تھا ایسا کہ اُسکی کلام اُس خدا کی کلام تھی جسکا وہ عضو تھا۔

ثانیاً لفظ نبی اسی پر دلالت کرتا ہے۔ مقدس راوی نوشتوں کو شریعت اور انبیا پر تقسیم کرتے ہیں جس حالت میں توریت موسیٰ نے لکھی اور موسیٰ نبیوں میں سب سے بڑا تھا۔ تو اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ عہد عتیق کی کتابیں نبیوں نے لکھیں۔ پس اگر نوشتوں کے رو سے ہم نبی کے معنے دریافت کر سکیں۔ تو اسوجہ سے اُنکی تصنیفات کی خاصیت اور اُنکا واجبی اختیار بھی دریافت کر سکینگے۔ اب نبی نوشتوں کے رو سے عرض بیگی ہے یعنے دوسرے کی طرف سے اور اُسکے اختیار سے بولنے والا۔ ایسا کہ وہ شخص جسکے لیئے وہ کہتا ہے۔ عرض بیگی کے قول کی صداقت کا جواب دہ ہے۔ خروج ۷: ۱ میں ہے کہ دیکھہ میں نے تجھے فرعون کے لیئے خدا سا بنایا۔ اور تیرا بھائی ہارون تیرا پیغمبر یعنے عرض بیگی ہوگا۔ ۴: ۱۵-۱۶ میں ہے اور تو اُسے کہیگا اور اُسے باتیں بتائیگا اور میں تیری اور اُسکی بات کے ساتھہ ہونگا۔ اور تم جو کچھہ کروگے تمکو بتاؤنگا۔ اور وہ تیرے عوض لوگوں سے باتیں کریگا۔ اور وہ ہاں وہی تیری زبان کی جگہہ ہوگا۔ اور تو اُسکے لیئے خدا کی جگہہ ہوگا۔ دیکھو یرمیاہ ۳۶: ۱۷-۱۸ اس سے صاف ظاہر ہے کہ نبی گیا ہے۔ وہ دہن خدا ہے۔ وہ جسکے وسیلہ سے خدا لوگوں سے کلام کرتا ہے۔ ایسا کہ جو کچھہ نبی کہتا ہے گویا خدا کہتا ہے۔ جب کسی نبی کا تقدس کیا جاتا تھا۔ تو اُس موقعہ پر یہہ کہا جاتا تھا کہ دیکھہ میں نے اپنی باتیں تیرے مُنہہ میں ڈالدیں یرمیاہ ۱: ۹۔ یسعیاہ ۵۱: ۱۶۔ اور کہ از روئے نوشتگان نبی کے یہی معنے ہیں۔ اُن مروج محاورات سے اور بھی اظہر ہے جو اُسکی رسالت اور فرائض کے متعلق ہیں وہ خدا کا قاصد تھا۔ اور خدا کے نام سے کلام کرتا تھا۔ یہہ کلمات کہ "خداوند یوں فرماتا ہے" ہمیشہ اُسکے مُنہہ میں تھے۔ پھر یہہ کہ "کلام خداوند" اس اور اُس نبی پر اُترا۔ روح نازل ہوئی "خدا کی قدرت یا ہاتھہ" اُس پر تھا۔ یہہ سب اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ نبی خدا کا عضو تھا جو کچھہ وہ کہتا تھا۔ خدا کے نام اور اختیار سے کہتا تھا پطرس رسول بھی عین اُسکے موافق سکھلاتا ہے کہ نبوت کی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی۔ بلکہ خدا کے مقدس لوگ روح القدس کے بلوائے بولتے تھے۔ باقی دارند

* ہوگیوں پنڈت صاحب الہام یہہ ہی دیا گیا کہ [illegible]

کارسپانڈنس

(نامہ نگاروں کی تحریر ایڈیٹر کی تحریر نہیں)

ایڈیٹر پیسہ اخبار گجرانوالہ

منشی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار ضلع گجرانوالہ میں عیسائیوں کی تعداد سے جو میں نے نورافشاں میں تحریر کی تھی گھبرا اُٹھے۔ اور تو کچھ بن نہ پڑا پر لوگوں کی دلجمعی کے واسطے ہمارے صحیح تعداد کے برخلاف اپنا فرضی حساب پیش کر دیا۔ اس سے اس اخبار نویس کی ضد اور ناواقفی دونوں ظاہر ہیں۔ لکھتے ہیں کہ "سٹیٹسٹکس ہمارے ہاتھ میں نہیں" میں کہتا ہوں پھر اس فرضی کو اس سے کیا حاصل؟ بندہ کے پاس سٹیٹسٹکس رہتی ہیں لکھنے سے پہلے کیوں نہ دریافت کر لیا۔ اگر راستی سے کام کرنے کی غرض ہوتی تو ایڈیٹر صاحب ایسا ہی کرتے۔ صرف افسوس ہے کہ جب اخبار والے اپنے اخباروں کو جو فقط خلوص علیہ سلام کی خاطر جاری کئے جاتے ہیں خود ہی اس طرح ذلیل کرتے ہیں تو ناظرین اُن کی کیا قدر کر سکتے ہیں۔ اور ہم تو ایسے اخبار نویسوں کی نادانیوں کو اپنی توجہ کے قابل ہی نہیں سمجھتے۔ بعض دوستوں نے پرچہ مطبوعہ ۳۰ جنوری کا بندہ کو دکھلایا ہے پر یہ ایڈیٹر صاحب کی آگاہی اور ہدایت کے واسطے تحریر کیا جاتا ہے۔ باقی شائستہ لوگوں یعنے ہندوؤں اور محمدیوں کی کثرت سے عیسائی ہونیکی بابت بندہ صرف یہ جتایا چاہتا ہے کہ ہندوستان میں ایک وقت تھا کہ کوئی دیسی عیسائی نہ تھا اور اب جتنے شائستہ اور ناشائستہ ہندو اور محمدی لوگوں میں سے عیسائی ہو گئے ہیں وہ اسی ملک میں سے ہیں۔ کہیں باہر نہیں آ گئے اور آپ پر یہ بھی واضح رہے کہ دیہاتی ہندوؤں اور مسلمانوں اور چوہڑوں میں شائستگی کے لحاظ سے کچھ بہت فرق نہیں ہے۔ اور رہیں تو بیشک تینوں کی یکساں قیمت ہیں۔ اور وہ جنکو آپ شائستہ ہندو اور مسلمان کہتے ہو وہ اگرچہ عیسائی نہیں ہو جانے پر اکثر اُن میں سے پورے ہندو اور پورے محمدی بھی نہیں رہے ہیں۔ اور اس بات میں بھی شائستگی کا بہت کچھ اثر ہے۔ جناب ایڈیٹر صاحب آپکے دانت پیسنے سے کچھ نہیں بنیگا اور آپکی رائوں اور خیالوں سے کیا نفع اور کیا نقصان ہو سکتا؟ تاہم جو کچھ لکھو ذرہ ہوش کے ساتھ لکھنا چاہئے۔ بندہ نے جو تعداد عیسائیوں کی اس ضلع میں لکھی تھی وہ ٹھیک ہے بلکہ اس سے کچھ زیادہ ہیں میں نے صرف راؤنڈ نمبر میں لکھی تھی۔

اس بات کی بابت کہ ہندو اور مسلمان کیوں عیسائی نہیں ہوتے معلوم ہووے کہ آپ کا سوال واقعات کے مطابق نہیں ہے کیونکہ ہندو اور مسلمانوں میں سے بھی ہندوستان میں عیسائی ہوتے جاتے ہیں۔ اور جو لوگ نہیں ہوتے اُن کی نسبت خداوند مسیح فرماتا ہے کہ "تم نہیں چاہتے کہ مجھ پاس آؤ تا کہ زندگانی پاؤ" اور "اگر تم ایمان نہیں لاتے کہ میں ہی ہوں تو تم اپنے گناہوں میں مروگے"۔ جو دنیا کے کمینوں و حقیروں کو اور اُن کو جو شمار میں نہیں آتے خدا نے چن لیا تا کہ انہیں جو شمار میں ہیں ناچیز کر ڈالے تو صاحب یاد رکھو کہ جیسا خدا نے اور ملکوں میں کیا ہے ویسا ہی ہندوستان میں بھی ہوگا۔

راقم پادری بی۔ ایل ٹھاکر داس گوجرانوالہ

قصبہ کہنہ

جناب ایڈیٹر صاحب۔ آپکو معلوم ہو کہ اس قصبے میں دیر سے ایک شفاخانہ کی ضرورت تھی۔ جواب آخرکار پوری ہو گئی۔ کہ اب ۱۰ جنوری ۴ تاریخ سے شفاخانہ جاری ہو گیا ہے اور جناب ہرنام سنگھ صاحب نائب ہاسپٹل اسسٹنٹ مقرر ہو کر تشریف لائے ہیں۔ صاحب موصوف ایک جوان خوش خلق اور اچھے ہوشیار آدمی ہیں۔ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے بھی شفاخانے کا ملاحظہ کیا تھا اور اپنی رائے بھی وزیٹرس بک میں لکھی تھی کہ اس قصبہ میں ایسے شفاخانے کی ضرورت تھی۔ لیکن اب تک اس میں ادویات کافی نہیں بلکہ کچھ بھی نہیں بہت مریض واپس کئے جاتے ہیں اور کوئی اوزار بھی نہیں صاحب موصوف یہ بھی لکھ گئے ہیں کہ ادویات جلدی بھیجی جانی چاہئیں اور کمیٹی کو اس کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ لیکن افسوس کہ تا ہنوز نہ تو ادویات ہی بھیجی گئی ہیں اور نہ اوزار ہی آئے ہیں۔ کمیٹی کا خیال اس کی طرف بالکل معلوم نہیں ہوتا۔ ایڈیٹر صاحب دیکھئے کہ اس شفاخانے پر کمیٹی کا خرچ ہی کیا ہوگا۔ صرف ۲۵۰ روپیہ سالیانہ کمیٹی دے گی باقی گورنمنٹ سے ملیگا۔ یہ صرف ۲۵ روپیہ ماہواری ہوتے ہیں لیکن اُس کا خرچ قریب ۶۰ روپیہ کے ہیں۔ اور پھر بھی کمیٹی اس کار خیر کی طرف کم توجہ کرتی ہے۔ اُمید ہے کہ کمیٹی کہنہ اس رفاہ عام میں دل و جان سے مدد دیگی۔

افسوس کہ حکیم علی نواب صاحب جو ایک بڑے پرانے حکیم تھے اور کمیٹی کے ممبر بھی تھے انتقال کر گئے۔ ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا کہ اُنکی جگہ اور کون شخص مقرر ہوگا۔ کوئی تعلیم یافتہ یا معزز شخص ہونا چاہئے۔ لوگوں کا قاعدہ ہے کہ یونہی ایسے ویسے شخص کی بابت رائے دے دیتے ہیں جو بالکل ممبر ہونے کے لائق نہیں ہوتا اور اسی واسطے پیچھے خرابیاں نکلتی ہیں۔

راقم نامہ نگار

نورافشاں ۔ ہمارے خیال میں

ایسی جگہہ ضرور کوئی تعلیم یافتہ ممبر ہونا چاہئے۔ جسکے تقرر سے عوام الناس کو فائدہ ہو۔ کیا بہتر نہیں کہ پادری جمیل سنگھ صاحب اس خالی جگہہ کو زینت دیں۔ اگر سکنان گہنہ توجہ کریں۔ تو بہت فائدہ اُٹھاویں۔ پادری صاحب لائق تعلیم یافتہ ہیں۔

ہائیڈروفوبیا سے بچ گیا

نارووال ضلع سیالکوٹ سے نامہ نگار لکھتے ہیں کہ کل ایک شخص بنام نہالا سنگھ سکنہ نونار میرے پاس آیا۔ اور کہا کہ چار مہینے ہوئے کہ مجھکو پاگل کتے نے کاٹا تھا۔ اُس وقت میں سفر میں تھا۔ واپسی کے وقت جب میں ڈیک ندی پر آیا۔ تو پانی سے مجھے دہشت آئی۔ اور بمشکل تمام اپنے گھر تک پہنچا۔ اسوقت تک مجھے پورا اثر ہوچکا تھا۔ اور میں پاگل ہوگیا۔ ہر ایک کو کاٹنے لگا۔ منہہ سے کف جاری ہوگیا۔ اُس حالت میں مجھے ایک جولاہے نے چند گولیاں دیں جسکی وجہ سے ۲۴ گھنٹہ میں میرا ہلکان جاتا رہا۔ اور میں بالکل تندرست ہوگیا۔ اب گاہے گاہے میرا کلیجہ دھڑکتا ہے ورنہ مجھے اور کسی طرح کا دکھہ نہیں۔ ایڈیٹر صاحب اس مرض سے بچ جانا ایک عجیب بات ہے۔ کاش یہہ دوائی عام ہوجائے۔ اور ڈاکٹر اُس کا امتحان کریں۔

معما حل طلب

وہ کیا ہے جانور ہیں جسکے دو پر
زمیں سے آسماں تک فرق ہوجا
اگر کردیں جدا سر پاؤں اُسکے
صحیح سالم اگر فارسی میں جاوے
جواب اس کا اگر کوئی سخندان

ولیکن اُڑ نہیں سکتا قدم بھر
اگر کردیں کاٹ اُسکے پا برابر
تو لفظ افسوس کا ہوئے سے ظاہر
تو کھانے کی عجب ہو چیز بہتر
لکھے تو ہو نظم وہ بھی سراسر

راقم آر۔ بی علیم الدین (فیروزپور)

خبر میں

افواہ ہے کہ مسٹر کرافورڈ بری کئے گئے۔ **جموں** میں آبرسانی کا کام شروع ہوگیا۔ **لاہور جیل** سے ۳ قیدی بھاگ گئے۔ دو پکڑے آئے ایک فرار ہو۔ **جھانسی** کے سیٹھ گوبند رام راؤ بہادر کی ۶ ہزار کی چوری ہوئی۔ **شہزادہ** ولیعہد آسٹریا نے خودکشی سے جان دی۔ **زنجبار** میں اہل جرمن کی مخالفت بہت زوروں پر ہے۔ **افریقیہ** والوں نے جرمن اور فرانس کے مقامات خاکسیاہ کرنے کے علاوہ اُنکے پادری صاحبان سوسیم صاحبان کے تہِ تیغ کئے۔ **مرزا عبد اللہ حسرتی** لکھنو سے روپوش ہے۔ اُس کا پتہ لگانیوالے کے لئے سرکار سے ۵۰ روپیہ کے انعام کا اشتہار مشتہر ہوا ہے روپوشی کی وجہ یہہ ہے کہ سرکار نے ۵۰۰ کی ضمانت نیک چلنی کی طلب کی تھی۔ ضامن نہ ملا۔ **بلاسپور** کا راجہ مرگیا۔ **بعض** اہل سُنت ناراض ہیں کہ شیعہ مسلمانوں نے اپنی اذان کے ساتھ (خلیفہ بلافصل) کی دُم زیادہ کردی۔ **خبر** ہے کہ قلعہ جنار کے مسمار ہونے کی خبر غلط ہے۔ **ہندوستانی** گندم بوجہ ملاوٹ سوداگران لندن خریدنے سے باز آئے۔ **سیالکوٹ** جموں ریلوے سرعت سے تیار ہورہی ہے۔ **کلکتہ** میں جس خدمتگار نے اپنی جورو کی ناک کاٹی تھی ۹ ماہ قید ہوا۔ **تبتی** جنازہ پر خوشیاں سناتے ہیں رونا عیب ہے۔ **شملہ** میں کثرت برفباری سے سردی غضب کی پڑی۔ چند بابو اینٹھ گئے۔ **امریکہ** میں شراب وہسکی پرانے گلے سڑے چیتھڑوں سے بنانے لگے۔ **تمام** دنیا میں انگلنڈ سب سے اوّل روئی کاتنے کا بادشاہ بیان ہوا۔ **کانگرس** والوں کے لئے خوشخبری ہے کہ امرتسر جیسے تعلیم یافتہ

شہر میں لوگوں کی بے اعتدالیوں کے باعث ممبران کمیٹی کا الیکشن موقوف ہوگیا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر نے اپنی منظوری سے ممبر مقرر کئے۔ کیا یہی لوگ وائسرائیگل کونسل کے لئے ممبر انتخاب کرینگے۔ **گورنمنٹ** نے سندھ کے تمام سکولوں اور شفاخانوں کو امدادی روپیہ دینا بند کردیا **کپتان** ہیبرسی کا اپیل نامنظور ہوا۔ عدالت نے صاحب مجسٹریٹ کا حکم بحال رکھا۔ **انبالہ** میں ایک گورہ سپاہی نے ایک دہقان کو گولی ماردی۔ قاتل ابھی تک گرفتار نہیں ہوا **کراچی** والوں نے اون میں ریت ملاکر ولایت میں اپنی ساکھ ماردی۔ اب ولایت کے سوداگر ہندوستان کی اون نہیں خریدتے **خضرپور** علاقہ کلکتہ میں ایک نوجوان ہندو عورت نے ساس سے جھگڑا کرکے زہریلی چیز کھانے سے خودکشی کرلی۔ **حضور** وسیرائے کی تنخواہ اڑہائی لاکھ روپیہ سالانہ ہے۔ **مدراس** اور بمبئے کے گورنروں کی ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ سالانہ۔ **بنگال** ممالک مغربی شمالی اور پنجاب کے لفٹننٹ گورنروں کی چھیانوے ہزار روپیہ سالانہ سفر خرچ الاونس وغیرہ اُس سے علاوہ ہے۔ **یوروپ** کے سوداگر ۵ کروڑ ۲۰ ہزار ۲۱۴ روپیہ سالانہ اپنے کارخانوں کے اشتہارات میں خرچ کرتے ہیں۔ **گورنمنٹ** امریکہ نے ایک اول درجہ کی دوربین ۳۳ لاکھ روپیہ کو خریدی۔ **لاہور** دیوسماج کا سالانہ جلسہ ۱۴ فروری سے ۲۰ فروری تک ہوگا۔ اس تقریب پر دیوسماج کی کل کتب نصف قیمت پر فروخت ہونگی۔ شائقین کو یہہ موقعہ ہاتھ سے نہ دینا چاہئے فہرست کتب منیجر دیودھرم آفس لاہور سے درخواست کرنے پر مل سکتی ہے۔ **آسٹریا** کے شہنشاہ جوزف کو ۸۰ سال کی عمر میں صدمہ جانکاہ سہنا پڑا ہے۔ خدا

دشمن کو بھی نصیب نہ کرے۔ اُنکا اکلوتا فرزند جو وارث تاج و تخت تھا۔ ۲۰ برس کی جوان عمر میں ناگہان مرگیا اس صدمہ سے شہنشاہ پہ جو بُری حالت گذری ہی۔ اُس کا بیان کوئی کس زبان سے کرے اب اس اول درجہ کی طاقت یورپ کا وارث شہنشاہ موصوف کا برادر ہی۔ جو عمر میں اُنسے دو برس کم یعنے ۷۵ سالہ ہی۔ اولاد اُنکی بھی کوئی نہیں۔ خدا کے کارخانے ایسے ہی عجیب ہیں۔ کسیکو یارائے دمزدن نہیں۔ **دھرم جیون** سے معلوم ہوا کہ گورداسپور کی آریا سماج کا خاتمہ ہوگیا بجائے اُسکے ایک سنگھ سبھا قایم ہوئی **جگراؤں** ضلع لودیانہ کی آریاسماج بھی بار ہونے پر ہی **کلکتہ** میں ایک مسلمان عورت نے اپنی بھاوج کو جو گیارہ برس کی تھی گرم تپتے ہوئے لوہے سے اندہا بنا دیا۔ اور اُسکے جسم کو کئی جگہ سے جلا دیا۔ مجرمہ کو چھ ماہ کی قید سخت ہوئی۔ **ولی عہد آسٹریا** کی خودکشی کا باعث شرمناک بیان کیا گیا۔ **نمائش گاہ علیگڈہ** میں سر سید احمد خاں صاحب بہادر نے کتب فروشی کی دکان کھولی۔ اور خود دکان پر بیٹھکر کتابیں فروخت کیں۔ **لاہور** میں دو لڑکے پتنگ اڑاتے ہوئے دفعتہً کوٹھے پر سے گر پڑے۔ سخت چوٹیں آئیں ایک کے تو دونو بازو بھی اُتر گئے۔ **امریکہ کے شرقی** علاقہ میں جو طوفان آیا اُنہیں زیادہ تر افسوسناک یہ امر ہو کہ ایک ریشم کے کارخانہ میں ستّر لڑکیاں کام کرتی تھیں کہ دفعتاً وہ مکان مسمار ہوگیا۔ سب دب مریں۔ **سر لیپل گریفن** ولایت میں بیٹھکر ہندوستانیوں کو خوب گالیاں دے رہے ہیں۔ اور کہا ہو کہ گورنمنٹ ڈسپاٹک ہی۔ ہندوستان بزور شمشیر فتح کیا گیا ہی۔ گورنمنٹ کو چاہئے کہ تلوار سے اُس پر قبضہ رکھے۔ کوئی بڑی آزادی ہندوستانیوں کو نہ دینی چاہئے۔ **میونسپل کمیٹی دہلی** نے گورنمنٹ کی خدمت میں بذریعہ درخواست عرضی بھیجی ہو کہ اُس کو پرانا لاہوری دروازہ گرا دینے کی اجازت دیجاوے کیونکہ اُسکی تنگی آمد و رفت کے لئے سخت روک ہی۔ **ریاست میسور** نے گورنمنٹ ہند کا وہ اسی لاکھ روپیہ کا قرضہ جو گذشتہ قحط میں لیا تھا۔ قریباً ادا کردیا۔ یعنے صرف پانچ لاکھ ۶۹ ہزار روپیہ ادا کرنے باقی ہیں۔ **کسی** نابکار ساحرہ نے دسوہا ضلع ہوشیارپور کے چوہدری عزتمند نام کے خوردسال لڑکے کے ہاتھ پاؤں پر چار میخیں گاڑکر اور خود اُسکے اوپر بیٹھکر غسل کیا۔ اس غرض سے کہ اولاد ہو۔ معصوم بچہ تو مرگیا۔ اب وہ ساحرہ حوالات میں ہی۔ کیسے پاپ آلودہ کام ہیں۔

اولاد کی مامتا

ضلع لاہور میں بمقام بابو صابو ایک عورت مسماۃ عائشہ کے گھر آگ لگ گئی وہ بیچاری اپنے بچوں کو لئے ہوئے بیخبر سوتی تھی۔ جب آگ پوری قوت پکڑ گئی اور چھت تک جا پہنچی تب اُس بدنصیب عورت کو خبر ہوئی وہ بے تابانہ اپنی جان لیکر گھر سے باہر چلی آئی اور غل شور کرنے لگی۔ گاؤں کے لوگوں نے ہرچند کوشش کی کہ کسی طرح اُسکے بچے نکل آئیں مگر آگ کے شعلے کب کسی کو آگے بڑھنے دیتے تھے۔ پانی ڈوبتوں کو تو جرأت کرکے نکال بھی لیا جاتا ہی آگ کے جلتے کو کون بچا سکتا ہی دور ہی دور سے لوگ پانی پھینکتے رہے۔ جب عورت نے دیکھا کہ اس آگ میں نہ کوئی جا سکتا ہی اور نہ اُس وقت بچے نکل سکتے ہیں تو وہ خود بھی اُس آگ میں جا گری اور اپنے بچوں کے ساتھ جل بھنکر خاک کی ڈھیری ہوگئی۔ سارے دیکھنے کے دیکھتے ہی رہگئے۔

راولپنڈی کا اخبار لکھتا ہی کہ شراب کی حالت میں تین ملازم سٹیشن ہسپتال کی لسنت کے روز بعد شام کرایہ کی گاڑی میں ہوا خوری کر رہے تھے۔ کہیں کمپنی باغ کے قریب سڑک پر گاڑی الٹ گئی اور تینوں بدمست گر گئے۔ گاڑیبان بخوف اسکے کہ یہ زخمی ہوگئے ہیں کہیں نالش نہ ہو یا کسی اَور وجہ سے انہیں وہیں چھوڑکر چلدیا۔ صبح کو ایک شرابی مردہ پایا گیا۔ اور اُسکے دونوں رفیق تلاش کے بعد سٹیشن ہسپتال میں زخمی دستیاب ہوئے۔ شرابی لوگ کہا کرتے ہیں کہ شراب راحت بخش اور غم غلط کرنیوالی ہی وہ واقعہ مذکور پر غور کریں کہ شراب غم بخش اور راحت غلط کرنیوالی ہی یا نہیں +

ایک اخبار لکھتا ہو کہ انگلستان کے شہنشاہ اڈورڈ ہفتم

ایسے شہنشاہ ہیں کہ اُنکے پاس بہت سے خدمتی بنتے ہیں اُن سے بڑھکر کسی شاہ کے پاس دھونگے نہ ہونگے کی ضرورت ہوئی تو پچیس ۲۵ بادکش موجود ہیں۔ بارش ہی تو دس چھاتہ بردار ہیں۔ اور صحت و علالت میں ہمیشہ تین ڈاکٹر اتحفہ کھلائی اور تین جنٹلمین ہیں پچاس نج کے نوکر ہیں۔ پچاس پوشاک پہنانیوالے ہیں پچھتر رمال معمولہ اتالیق ساٹھ پوجا کرانیوالے ہیں۔ یہ سب ملاکر چار سو چھبیس نوکر ہوئے

---

(۱) ضرورت ہی (۲)

ہمیں دیہات کے لئے ایسے دس منادوں کی ضرورت ہی۔ جو غریب لوگوں میں علاوہ درسی تعلیم کے اپنے چال چلن سے عمدہ تعلیم دیسکیں۔ تنخواہ حسب لیاقت مبلغ ۱۰ روپیہ سے ۲۰ روپیہ تک دیجاویگی۔ درخواستیں معہ اسناد مشتہر کے پاس بہت جلد بھیجی جائیں۔

المشتہر

پادری آر۔ میکچین پریسبٹیرین مشنری چرچ آف سکاٹلینڈ
گجرات (پنجاب)

لودیانہ

پانچویں تاریخ ماہ رواں نواب علی محمد خاں صاحب کے دولتخانہ پر مدرسہ اسلامیہ لودیانہ کا سالیانہ جلسہ ہوا۔ اچھا بارونق جلسہ تھا۔ شہر کے عموماً تمام مسلمان روسا تشریف فرما تھے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مسٹر جی۔ سی واکر صاحب بالقابہ بھی رونق افروز تھے۔ انہوں نے اپنی تشریف آوری سے تمام مسلمانِ لودیانہ کو مشکور فرمایا۔ طلبار کے انعام کی اشیار نہایت قرینہ سے ایک میز پر چنی ہوئی تھیں۔ مگر افسوس کہ ایسی جگہہ پر میز رکھی گئی تھی کہ کیفیت تقسیم انعام سوائے چند اشخاص کے کوئی نہیں دیکھ سکا۔

اول مولوی محمد حسن صاحب نے مختصر سی تحریر پڑھی۔ جسمیں صاحب ڈپٹی کمشنر کے شکریہ کے بعد مدرسہ کے کچھ حالات تحریر تھے۔ نہ معلوم کیا وجہ مولوی صاحب موصوف کی زبان تھرانی تھی بمشکل سے الفاظ زبان سے نکلتے تھے۔ شاید اعلیٰ حاکم کے سامنے کبھی انکو ایسا موقعہ نہیں ملا ہوگا۔ اور ایسی آواز سے پڑھا کہ سوائے نزدیک کے دو چار شخصوں کے اور کسی نے کچھ نہ سُنا۔

مولوی صاحب نے بیان کیا کہ اسوقت ۱۴۶ طلبار درج رجسٹر ہیں۔ گذشتہ سال کی آمدنی ۶۶۲ روپیہ تھی۔ خرچ ۶۲۷ روپیہ ہوا۔ اب باقی صرف ۳۵ روپیہ ہے۔

ہمارے خیال میں نہیں آتا۔ کہ یہہ مدرسہ کسطرح قایم رہ سکتا ہے۔ جس حال کہ اُسکے پاس کچھ سرمایہ نہیں۔ اس طرح کا چندہ قیام کی صورت نہیں رکھتا جب تک کہ کوئی اچھا سرمایہ نہو۔ چاہیے کہ ایک معقول رقم اکٹھی کرکے کسی بنک میں رکھدیں۔ اور اُنکے سود سے کام چلادیں۔ مگر مشکل تو یہہ ہوگی۔ کہ سود حرام ہے۔ یہہ سود ہرگز کام میں نہ لاوینگے خفیہ خواہ کتنا ہی کھا جاویں۔ مگر پبلک طور پر ایسا کرنا داخل حرام ہے۔ خیر وہ جانیں۔ اسوقت تک مدرسہ کی حالت عمدہ اور بارونق ہے۔

صاحب ڈپٹی کمشنر کی خدمت میں عرض کی گئی۔ کہ اپنے دست مبارک سے طلبار کو انعام تقسیم کریں۔ چنانچہ انہوں نے منظور فرمایا۔ اور انعام تقسیم کیا۔ ایک پگڑی میاں نور احمد اول مدرس کو دیگئی ہر ایک طالب علم کو کچھ نہ کچھ انعام ملا۔ انعام میں کتابیں دوات قلمدان وغیرہ تھے۔

آخر میں صاحب ممدوح کے حضور التماس کی گئی کہ آپ اس سکول کے پیٹرن (سرپرست) ہونا منظور فرماویں چنانچہ انہوں نے خوشی سے قبول کیا جلسہ برخاست ہوا۔ اور صاحب بہادر کو ٹی دی گئی۔

لودیانہ آریا سماج کے ایک اُپدیشک صاحب کا حال ایک آریا کی زبانی یوں معلوم ہوا ہے کہ کچھ عرصہ ہوا کہ اُپدیشک صاحب جوا کھیلتے پکڑے گئے۔ انہی اُپدیشک صاحب نے ایک عام جلسہ میں اقرار کیا کہ پنڈت دیانند صاحب کے ستیارتھ پرکاش میں بہت غلطیاں ہیں۔ اِن خوبیوں پر بھی وہ آریا سماج کا اُپدیشک ہے۔ شرم

آریا صاحبان اس خبر سے بہت خوش ہونگے۔ کہ بسنت کے تیوہار پر رات کو لودیانہ کے ایک معزز لیڈر آریا کے مکان پر ارباب نشاط کا جلسہ ہوا کئی ایک طوائف ناچنے کے لئے حاضر تھیں۔ رات بھر شراب اُڑی اور ناچ ہوا۔

اب آریا پتر کا کہاں ہے۔ جس نے ہماری پہلی تحریر کو جھٹلایا تھا۔ حالانکہ وہ معاملہ بھی بالکل سچ تھا اب اُس کو بھی غلط کہدو۔ کیا یہہ آریا ملک کی اصلاح کرینگے توبہ توبہ۔ یہہ فرقہ سچ مچ ملک کو برباد کرنے والا ہے۔ جب خود اُنکے لیڈر ایسا کام کرتے ہیں۔ تو وہ اوروں کو کیا تعلیم دینگے۔

اے دل اور کان کے نامختونو کیوں آپ برباد ہوتے اور ملک کا ستیاناس کرتے ہو۔ اِن کرتوتوں پر وید وید پکارتے اور روح القدس کا سامنا کرتے ہو۔ کچھ تو خدا کا خوف کرو۔ اس جلسہ میں جو شرمناک اور پاپ آلودہ کاروایاں ہوئی ہیں۔ تہذیب اُنکی تحریر کو مانع ہے

بطالت کو چھوڑو اور صداقت کی پیروی کرو

گورنمنٹ سکول کے ہیڈ ماسٹر مسٹر بیکر لاہور کو تبدیل ہوئے اُنکی بجائے مسٹر ٹوبین گورداسپور گورنمنٹ سکول کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے لایق اور عالم آدمی ہیں۔ اُمید کہ طلبا اُنسے بہت فایدہ اُٹھاوینگے۔

گذشتہ ہفتہ ہندوؤں کا ایک پنڈت گوکل چند جسکو وہ ہفت زبان کہتے ہیں۔ یہاں لکچر دیتا رہا۔ مورتی پوجن اور دیگر باتیں جنکو آریا رد کرتے ہیں ویدوں سے ثابت کرتا رہا۔ کسی آریا نے اُسکا مقابلہ نہیں کیا۔ پنڈت تو لایق معلوم ہوتا ہے۔ شاید اسی وجہ سے آریا نزدیک نہیں پھٹکے۔ چرنجی لال آریا تو یہاں نہ تھا ورنہ وہ ضرور اپنی اُٹم بودھی سے اُسکا مقابلہ کرتا۔ وہی چرنجی لال جس نے لاہور جاکر عجیب وغریب تماشے کئے۔ جسکے باعث آریوں نے بڑا فخر کیا جب اُنکی کاروایاں یہاں کے آریوں کے سامنے بیان کرو تو فوراً کہدیتے ہیں کہ وہ سماج میں داخل نہیں تعجب ہے کہ وہ سماج میں داخل نہیں اور لاہور جیسے سماج نے اُنکو اپنا لیڈر بنا لیا +

چھوڑ دو اے آریو تم جھوٹ دربطان کو
راستی کی پیروی کرمان لو سبحان کو